REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — یوم سہ شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۱۷ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ — ۲۲ ہجرت ۱۳۴۱ ہش — ۲۲ مئی ۱۹۶۲ء — نمبر ۱۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ مئی بوقت ½۷ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ضعف کی شکایت رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
آمین اللّٰھم آمین

مستقبل میں افریقہ کا دائمی مذہب صرف اور صرف اسلام ہی ہوگا

افریقی لیڈر تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام کا کامیاب دفاع جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے

مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کا لیکچر

ربوہ — مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۲ء کو نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر تقریر کرتے ہوئے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے جو حال ہی میں وہاں سے واپس تشریف لائے ہیں اس امر پر زور دیا کہ مستقبل میں افریقہ کا دائمی مذہب صرف اور صرف اسلام ہوگا۔ آپ نے اس رائے کا اظہار وہاں کے حالات و واقعات اور باشندگان مشرقی افریقہ کے افکار و خیالات اور ذہنی رجحانات و میلانات کا تجزیہ کرنے کے بعد کیا۔ دوران تقریر میں آپ نے مشرقی افریقہ میں اپنے ۲۷ سالہ قیام کے دوران جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن نتائج پر خاص تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور خاص طور پر عیسائی مشنوں کے ساتھ کامیاب مقابلے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج افریقی باشندوں پر یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ اور خود افریقی لیڈر اسے تسلیم کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی اس زمانے میں اسلام کی روحانی سرحدوں کی محافظ ہے اور عیسائیت کے مقابل یہ جماعت ہی اسلام کا کامیاب دفاع کر سکتی ہے۔ — مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے اس خصوصی جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے — جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو عبدالرشید صاحب بماڑی نے کی۔

ازاں بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو آپ کی کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے آپ کو اہلاً و سہلاً و مرحبا کہا اور آپ کو ۲۷ سالہ تبلیغی خدمات پر مستحق مبارکباد قرار دیا۔

ازاں بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے وہاں اولاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احمدیت کے پہونچنے ۱۹۳۴ء میں باقاعدہ مشن کے قیام ابتدائی مشکلات عیسائی مشنوں سے مقابلے اور بالآخر جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی پر ۲۲ اور اسلام کی سربلندی کے متعلق بہت ایمان افروز تفصیلات بیان کیں۔ اور آخر میں وہاں اسلام کے غالب آنے کے روشن امکانات پر بھی روشنی ڈالی۔

(آپ کی تقریر کا کسی قدر مفصل خلاصہ آئندہ اشاعت میں پیش کیا جائے گا)

مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بخیریت ٹانگانیکا پہنچ گئے

مکرم مولوی محمد منور صاحب انچارج مبلغ ٹانگانیکا مشن نے اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت دارالسلام (ٹانگانیکا) پہنچ گئے ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ رنگ میں خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر سیرالیون جانے کیلئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچکر پُرخلوص طور پر الوداع کہا

ربوہ — مکرم بشارت احمد صاحب بشیر سابق نائب وکیل التبشیر اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سیرالیون (مغربی افریقہ) جانے کے لئے مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر آپ کو پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان نکاح

امۃ الحکیم صاحبہ بنت محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم کا نکاح ڈاکٹر محمد اعجاز خان صاحب ابن مکرم چوہدری سردار خان صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر پی۔ او۔ ایف (ریٹائرڈ) ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۲ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔

امۃ الحکیم صاحبہ مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ کی بھانجی اور ڈاکٹر محمد اعجاز خان صاحب مکرم چوہدری عبداللہ احمد صاحب نائب ناظر بیت المال کے بھانجے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

خادم عباد اللہ گیانی (ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۲ء

من گھڑت تاویلات

مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں علمائے حق ہوتے ہیں جو دین کا صحیح فہم رکھتے ہیں اور صحیح رہنمائی کرتے ہیں وہاں علمائے سوء کا بھی ایک گروہ پیدا ہو جاتا ہے علمائے حق تو وہ ہوتے ہیں جو دین کے ظاہر و باطن میں توازن رکھتے ہیں جہاں ان کو شریعت کا صحیح علم ہوتا ہے اور جہاں وہ شریعت کے احکام پر خود بھی صحیح عمل کر کے اچھا نمونہ پیش کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرتے ہیں وہاں وہ دین کے باطنی پہلو کو بھی نظرانداز نہیں ہونے دیتے اور نہ وہ سارا زور ظاہر کے قیام پر صرف کرتے ہیں اور نہ سارا زور وہ باطنی پہلو میں لگاتے ہیں بلکہ ان کا ظاہر و باطن متوازن ہوتا ہے وہ دین کے دونوں پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں بیشک وہ دنیا پر دین کو ترجیح دیتے ہیں لیکن اس سے ہمیں دھوکا نہیں کھانا چاہیئے اور یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ دنیا اور دین ایک دوسرے کی ضد ہیں بلکہ دین کے رو سے دنیوی امور کو ہی دینی احکام کے مطابق سرانجام دینے کا نام دین ہے اس لئے دین و دنیا میں باہم کوئی مخاصمت نہیں ہے بلکہ دین نام ہے دنیا کے کاموں کو خشیۃ اللہ کے رنگ میں بجالانا۔ علمائے سوء البتہ دین اور دنیا دونوں میں افراط و تفریط کے مرتکب ہوتے ہیں بعض ایسے ہوتے ہیں جو رہبانیت کو ہی دین خیال کرنے لگتے ہیں اور اپنے دنیوی ذرائع کو نظرانداز کر کے اپنا سارا وقت بزعم خود عبادت میں صرف کرتے ہیں اور اس طرح اپنا تقدس جتاتے ہیں حالانکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبادت میں بھی غلو سے سختی سے منع فرمایا ہے اور واجبی نفلی عبادت میں بھی کسی طرح کا مبالغہ جائز قرار نہیں دیا ایسے لوگ دراصل دین میں کئی طرح سے رخنہ اندازی کرتے ہیں اور اکثر گمراہی کا باعث ہوتے ہیں ان کو دیکھ کر لوگ دین کو جو آسان چیز ہے مشکل سمجھنے لگتے ہیں اور اس طرح دین سے ہی نفور ہو جاتے ہیں اس قسم کے بعض دوسرے لوگ شریعت کو ہی نعوذ باللہ لعنت قرار دیتے ہیں اور اپنے ذہن سے بعض طویل ولایعنی وظائف ایجاد کر لیتے ہیں اور اسی کو عبادت قرار دیتے ہیں بظاہر تو وہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ لوگ انہیں خدا رسیدہ سمجھیں مگر حقیقت میں وہ اندر سے بھی کھوکھلے ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں علماء سوء کا ایک دوگروہ ہے جو ظاہر پر مرتے ہیں وہ شریعت کے احکام میں بڑی بڑی باریکیاں پیدا کرتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات کو یہاں تک اہمیت دیتے ہیں کہ اس کا کرنا یا نہ کرنا کفر و شرک اور زندیقیت کا مستلزم ہوتا ہے زیادہ تر ایسے لوگ وہ ہیں جو مقلد کہلاتے ہیں یعنی چار اماموں میں سے کسی ایک کے پیرو ہونا لازمی سمجھتے ہیں اور مختلف فقہی مسایل کو ہی تمام دین سمجھ لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک اگر کوئی شخص بعینہٖ ان کی طرح نماز کے بعض ارکان ادا نہیں کرتا تو وہ خارج از اسلام ہو جاتا ہے اگر وہ حنفی ہے تو رفع یدین اور آمین بالجہر پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیتا ہے

آج کل مسلمانوں میں ایک نیا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو مغربی خیالات سے متاثر ہے اور جو سائنس کے اصولوں سے دین کے اعمال کو بھی پرکھنے کی کوشش کرتا ہے ایسے لوگوں کے نزدیک فرشتے اور وحی والہام وغیرہ باتیں سائنس کے معیاروں پر تولی اور ماپی جا سکتی ہیں فرشتوں کو محض انسانی قوا سمجھتے ہیں اور وحی والہام کو انسان ہی کے دل کی آواز مانتے ہیں دراصل یہ لوگ ایمان بالغیب کے عملاً منکر ہوتے ہیں ان کے زعم میں مادہ سے پرے سے کوئی آواز نہیں آتی جو کچھ ہے وہ انسان کے اندر سے ہی اٹھتا ہے یہ لوگ کسی بیرونی پیغام کو نہیں مانتے اور اگر وہ خدا تعالےٰ پر بظاہر ایمان بھی رکھتے ہیں تو وہ بھی بے اصل ہوتا ہے ایسے دیندار دل اور مادہ پرستوں میں دراصل کوئی فرق نہیں ہوتا مادہ پرست سائنسدان تو صرف یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ہے یا نہیں ہمیں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا چنانچہ روس کے صدر خروشیف نے یہی کہا تھا کہ ہمیں فضا میں کہیں خدا کو نہیں پایا وہ کہتے ہیں کہ جب تک ہم خدا تعالےٰ کو بالجہرۃ دیکھ لیں ہم ایمان نہیں لا سکتے۔ ان لوگوں کی بات تو پھر کچھ سمجھ میں آسکتی ہے لیکن تعجب ان لوگوں پر ہے جو کہتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر خدا انسان کے معاملات میں دخل نہیں دیتا اگر وہ خالق ہے تو اس نے پہلے ہی دن کائنات جن قوانین کے مطابق بنائی ہے اب ان قوانین میں رد و بدل نہیں کر سکتا ظاہر ہے کہ ایسا خدا نہ ہونے کے برابر ہے اور یہ قیاس مادہ پرستوں کے قیاس سے قطعاً بہتر نہیں ہے اگر خدا کو قادر مطلق اور "فعال لما یرید" نہ مانا جائے تو اس کو ماننے سے انسان کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا وہ اپنے "غیب" کے گوشے میں معطل پڑا رہے تو پڑا رہے انسان کو اسے تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے اس سے بھی بڑھ کر حیرانی کی بات یہ ہے کہ وہ لوگ بھی جو بظاہر یہ مانتے ہیں کہ خدا قادر مطلق ہے اور وہ انسانوں کی زندگی میں دلچسپی لیتا ہے اور وہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہدایات دیتا ہے انبیاء علیہم السلام کو انسانوں کی رہنمائی کے لئے مبعوث کرتا ہے وہ بھی مغربی فلسفیوں اور سائنسدانوں سے متاثر ہیں اور اب ان کی تقلید میں وہ بھی یہ کہنے لگے ہیں کہ وحی والہام اور مکاشفات الٰہیہ دراصل انسان کے لاشعوری خزانہ کا مال ہے جہاں سے اعلےٰ اخلاقی اصول نیک لوگ حاصل کرتے رہے ہیں مگر اب وہ بھی ذریعہ بند ہو چکا ہے کیونکہ جو کچھ اس خزانہ میں مفید مال تھا وہ سارے کا سارا نکل آیا ہے اور انسانی عقل کی تکمیل کو پہنچ چکا ہے اب کسی شخص کو اپنے لاشعور کے سمندر میں غوطہ لگا کر حکمت کے موتی نکالنے کی ضرورت نہیں رہی اب جو بھی ایسا کرنے کا دعویٰ کرتا ہے جھوٹا ہے کیونکہ ؎

"وہ چمن ہی مٹ گیا جس میں بہار آنے کو تھی"

ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کا "ایمان بالغیب" بالکل بے اصل ہے کیونکہ ان کے نزدیک "غیب" کا مرکز اللہ تعالےٰ نہیں بلکہ لاشعور ہے جو انسان ہی کی ساخت کا ایک عنصر ہے کیونکہ جب وحی والہام کی صورت میں کوئی بولتا بھی تھا تو وہ انسان کا اندر ہی بولتا تھا باہر سے کوئی بولنے والا آواز نہیں دیتا تھا

تقریباً یہی حالت ان لوگوں کی ہے جو کہتے ہیں کہ پہلے تو اللہ تعالےٰ ہی بولتا تھا وحی والہام اسی کی طرف سے آتے تھے مگر اب وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا ہے اب وہ قیامت تک کبھی نہیں بولے گا اور جو کچھ بعض لوگوں کو رویا۔ مکاشفہ اور الہام میں سنائی یا دکھائی دیتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں بلکہ اب صرف انسان کے اندر سے نکلتا ہے اس لئے وہ ناقابل اعتبار ہے اب وحی والہام وغیرہ شطحیات کے سوا کچھ نہیں جس کو بعض لوگ غیب کی آواز سمجھتے ہیں وہ ان کے اپنے نفس کی خرافات ہوتی ہیں حالانکہ اگر ان سے پوچھا جائے کہ خدا تعالےٰ نے کہاں بتایا ہے کہ اب وہ قیامت تک انسان سے کلام نہیں کرے گا تو ان کے پاس سوائے فرائڈ کے تجزیہ نفس کے اور کچھ بھی نہیں وہ قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ کا کلام مانتے ہیں مگر جو کچھ اس میں کہا گیا ہے اس کو نہیں مانتے اور صاف اور سیدھے الفاظ کو نظرانداز کر کے اپنے خواہشاتی اور من بھاتی تاویل کو بطور برہان ساطع پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تو اسی قرآن کریم میں فرماتا ہے

اجیب دعوۃ الداع

مگر یہ لوگ دوسروں کے کانوں میں بھی انگلیاں ٹھونسنا چاہتے ہیں اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں تو فرمایا ہے

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ "نبوت" ہی نہیں بلکہ "ولایت" بھی بند ہو چکی ہے اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہٗ

مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ صرف چار وجوہات سے اللہ تعالےٰ نبی اور رسول بھیج سکتا ہے اگر کسی اور وجہ سے بھیجا تو ہم نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالےٰ تو قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا (النساء ۷۰)

اور یہ لوگ کہتے ہیں امتی نبی بھی نہیں ہو سکتا یہاں تو صرف یہ مطلب ہے کہ

"پہلی آیت جو آپ نے نقل کی ہے اس میں جو بات فرمائی گئی ہے وہ صرف یہ ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والے انبیاء و صدیقین اور شہداء و صالحین کے ساتھ ہوں گے اس سے یہ مضمون کیسے نکل آیا کہ جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ یا تو نبی ہو جائیں گے یا صدیق یا شہید یا صالح پھر ذرا سورۃ حدید کی آیت ۱۹ ملاحظہ فرمائیے اس میں ارشاد ہوا ہے کہ:۔ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم۔

"اور جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر وہی صدیقین اور شہداء ہیں اپنے رب کے نزدیک" اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ایمان کے نتیجے میں جو دولت کسی کو مل سکتی ہے وہ صرف صدیق اور شہید ہو جانے کی ہے رہے انبیاء تو ان کی معیت نصیب ہو جانا ہی اہل ایمان کے لئے کافی ہے کسی عمل کے انعام میں کسی شخص کا نبی ہو جانا ممکن نہیں ہے اسی بنا پر سورۂ نساء کی آیت میں فرمایا کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرنے والے انبیاء اور صدیقین و شہداء کے ساتھ ہوں گے اور سورۃ حدید کی آیت میں فرمایا کہ اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے والے خود صدیق اور شہداء بن جائیں گے

(ایشیاء ۱۶ مئی ۱۹۶۲ء)

اب اگر ان سے پوچھا جائے کہ "امت محمدیہ میں نبی" ہوں گے ہی نہیں تو اطاعت گزاروں کو ان کی معیت کیسے حاصل ہو گی تو کوئی اور من گھڑت توجیہ کرنے کی کوشش کریں گے پھر اگر امت محمدیہ میں صرف صدیق اور شہید ہی پیدا ہوں گے تو نبی نہ سہی کیا صالحین بھی پیدا نہیں ہوں گے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سورۃ حدید والی آیت میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہ صدیق اور شہداء ہوتے ہیں یعنی وہ ایمان لا کر تصدیق کرتے اور شہادت دیتے ہیں اگر نبی بننے کا سوال ہے

(باقی صفحہ ۶)

مقام خاتم النبیّین کی عظمت

از مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۵)

یہ تو موٹا استدلال تھا۔ لیکن ہمیں ذرا گہری فکر کرنی چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ نبوت کے علاوہ جتنے بھی روحانی مقامات ہیں وہ اناث کا حکم رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ صرف قوت متاثرہ رکھتے ہیں۔ قوت مؤثرہ نہیں رکھتے۔ ان مقامات کے لوگ صرف نبی کا اثر قبول کرتے ہیں۔ اور دوسروں پر براہ راست اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ مثلاً اگر کوئی صدیق ہو تو اس کے ماننے سے کوئی انسان مومن نہیں بن سکتا۔ جبتک نبی پر ایمان نہ لائے یہی حال شہید اور صالح کا ہے۔ ان سب مقامات کو حاصل کرنے کے لئے نبی پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان مقامات کی اس صفت تانیث کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ نے سورۂ تحریم میں مومنین کی مثال عورتوں سے دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وضرب اللہ مثلاً للذین
اٰمنوا امرات فرعون۔ اذ
قالت رب ابن لی عندك
بیتاً فی الجنۃ ونجنی من
فرعون وعملہ ونجنی
من القوم الظالمین ۰
ومریم ابنت عمران التی
احصنت فرجہا فنفخنا
فیہ من روحنا وصدقت
بکلمات ربہا وکتبہ
وکانت من القانتین۔

(سورہ تحریم ع ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی مثال فرعون کی بیوی سے دی ہے۔ جب اس نے کہا اے میرے رب جنت میں میرا گھر اپنے پاس بنا۔ اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے۔ اور ظالموں کی قوم سے بھی نجات دے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی مثال) عمران کی بیٹی مریم سے دی ہے جس نے اپنے سوراخ محفوظ رکھے۔ پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی۔ اور اس نے اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبردار لوگوں میں سے تھی۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ حضرت مریم صدیقیت کے مقام پر تھیں۔ صدقت بکلمات ربہا اور امہ صدیقہ میں اسی مقام کا اثبات کیا گیا ہے۔ لیکن یہ مقام ایسا ہے جو اپنی ذات میں کسی دوسری روحانی پیدائش کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ جبتک کہ نفخ روح نہ ہو۔ پھر یہ مقام صدیقیت نہیں رہتا بلکہ مقام نبوت بن جاتا ہے۔ جس کی طرف نفخنا فیہ من روحنا اشارہ کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ محض رسول اللہ کی اتباع سے ہی یہ مقام حاصل ہو سکتے ہیں۔ دوسرے لوگ خواہ صدیق ہی ہوں رسول کی اتباع کی طرف راہ نمائی کر سکتے ہیں۔ لیکن محض ان کی اتباع سے وہ روحانی مقامات حاصل نہیں ہو سکتے۔ جو کسی نبی کی اتباع سے ہو سکتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ صدیقیت تک کے مقامات محض اناث کے حکم میں ہیں۔

خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین والی آیت میں یہ بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ہونے کی وجہ سے امت محمدیہ کو ایک تو وہ مقامات جو اناث کے رنگ میں ہیں مل سکتے ہیں۔ دوسرے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے آپ کی امت کو وہ مقام بھی حاصل ہو سکتا ہے جو رجل کے حکم میں ہے۔ اور وہ مقام نبوت کا مقام ہے۔ پس آپ خاتم النبیین یعنی بلحاظ افاضہ کے لحاظ سے نبیوں کے باپ ہیں۔ نبی اس روحانی مقام کا حامل ہوتا ہے۔ جو ذکور یا رجال کے حکم میں ہے۔ یعنی اس میں قوت مؤثرہ ہے جو باقی مقامات میں نہیں۔ اسی لئے اس کے ماننے والے مومن۔ شہید۔ صدیق وغیرہ بن سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ سے پہلے جو انبیاء گزرے ہیں وہ روحانی رجال کے باپ نہیں ہوتے تھے بلکہ صرف روحانی اناث کے باپ ہوتے تھے۔ صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جس کو روحانی رجال یعنی انبیاء کے باپ ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ لطف یہ ہے کہ آئندہ بھی جو لوگ آپ کی اتباع سے اس مقام کو حاصل کریں گے وہ بھی صرف روحانی اناث کے باپ ہو سکیں گے۔ اور ابوت رجال روحانی کا یہ بلند مقام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے متحقق ہے مختص رہے گا۔

پس پیدائش آدم سے لیکر قیامت تک صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی ایک وجود ہے جو حقیقی معنوں میں ابتر کے داغ سے محفوظ ہے کیا عجیب مقام ہے۔ دشمن باوجود اس کے کہ آپ کی جسمانی لحاظ سے اولاد اناث موجود تھی۔ آپکو اولاد ذکور نہ ہونے کی وجہ سے ابتر کہتا تھا۔ کیونکہ اولاد اناث کی اس کی نظر میں زمانہ کے رواج کے بموجب کوئی وقعت نہ تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین کا خطاب دیکر آپ کو ایسا روحانی باپ بتلایا۔ جس کی کوئی نظیر نہیں۔ خاتم کا یہی مفہوم ہے کہ آئندہ جو نبی بھی نبوت کا مقام حاصل کرے گا وہ آپ کی مہر سے ہی حاصل کرے گا۔ دوسرے کسی وجود کو یہ مقام کبھی حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اس اصل کے مطابق ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ

خاتم النبیین کی نظیر ممتنع اور محال ہے۔

ابنیت کا ظہور

رسول اللہ کے روحانی اثرات کے ماتحت ایک مسلمان صدیقیت تک کا انتہائی مقام حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ اس سے پہلے بتایا جا چکا ہے۔ یہ مقام انثیت کا پہلو رکھتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ایسے شخص کی مثال حضرت مریم سے دی ہے۔ جب ایسا شخص اطاعت و محبت رسول میں اور ترقی کرتا ہے۔ اور آپ کی مہر کے نقوش کو کماحقہ اپنے دل پر نقش کر لیتا ہے۔ تو اس میں خدا تعالیٰ کے نفخ روح سے ایک روحانی تبدیلی شروع ہو جاتی ہے۔ جس کو استعارہ کے رنگ میں زمانہ حمل کہہ سکتے ہیں۔ یہ وقت اپنی اتمام کو پہنچتا ہے۔ تو وہ انسان صدیقیت کے مقام سے نبوت کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ گویا مریمی صفات کی بجائے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہو کر مسیح بن جاتا ہے۔ پس نبوت کے حصول کے لئے اب بیت صدیقی کی کھڑکی کھلی ہے۔ اور امت محمدیہ میں مسیح ابن مریم بننے کی یہی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

مدتے بودم برنگ مریمے
دست ناداده به پیرایِ زنی
بعد ازاں آں قادر رب مجید
روح عیسےٰ اندر آں مریم دمید
پس بنفخش رنگ دیگر شد عیاں
زاد زاں مریم مسیح ایں زماں

اسی طرح آپ کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں۔ کہ ایسے مسیح ہمیشہ ہوتے رہیں گے نیز اپنی ابنیت رسول کو متحقق کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اتزعم ان رسولنا خیر الوریٰ
علی زعم شانئہ توفی ابترٗ
فلا والذی خلق السماء لاجلہ
لہ مثلنا ولد الی یوم یحشر

(اعجاز احمدی ص۷)

یعنی (اے مخالف) کیا تو گمان کرتا ہے کہ ہمارا رسول جو خیر الورےٰ ہے دشمن کے گمان کے مطابق ابتر ہی فوت ہوا ہے ہرگز نہیں اس خدا کی قسم جس نے آسمان کو اس کی خاطر پیدا کیا۔ قیامت تک ہمارے جیسے بیٹے اس کو ملتے رہیں گے۔

ایسا انسان چونکہ صدیقیت سے نبوت کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ اس لئے مسیح بن مریم کہلاتا ہے۔ اور ایسا انسان ہی امت مرحومہ میں نبوت کا مقام حاصل کر سکتا ہے۔ اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی ہتک لازم نہیں آتی۔ بلکہ یہ امر ان دونوں کے لئے فخر کا مقام ہے۔

اب پھر سوچو یہ انعام کس کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ صرف حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے۔ پس سچ ہے۔

کل برکۃ من محمد
صلی اللہ علیہ وسلم
فتبارك من علم وتعلم

روحانی متبنّٰی کا رد

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنیٰ بنایا تھا۔ مگر جیسا کہ ہر سمجھدار انسان کو معلوم ہے۔ متبنیٰ اس بات کا اشتہار ہوتا ہے کہ متبنیٰ بنانے والا لاولد ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی غیرت نے اپنے رسول کے لئے نہ چاہا کہ آپ کے متعلق ایسا اشتہار قائم رہے۔ اس لئے حکماً اس رسم کو مٹا دیا تا کہ نہ کوئی آپ کا متبنیٰ رہے اور نہ اس طرح آپ کی ہتک ہو۔ لیکن افسوس ہے مسلمان قوم اب تک آپ کے ایک روحانی متبنیٰ کو مانتی چلی آتی ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کا خطاب دے کر اس متبنیٰ کی بھی تردید کر دی تھی لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس کے صحیح معانی پر غور نہ کیا۔ اور غلط اور ہتک آمیز رستے پر جا پڑے۔

متبنیٰ کیا ہوتا ہے وہی جو مندرجہ ذیل صفات رکھتا ہو۔

ا۔ متبنیٰ وہ ہوتا ہے جو اپنے بناوٹی باپ کے ساتھ اپنی پیدائش کے لحاظ سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو۔

(ب) متبنیٰ وہ ہوتا ہے جو بنا بنایا کسی اور خاندان سے لا کر نئے خاندان میں لا لیا جاتا ہے اور اسے بیٹے کا نام دے دیا جاتا ہے۔ مصنوعی باپ اس کو عالم وجود میں لانے کا باعث نہیں ہوتا

(ج۔) متبنیٰ بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ حقیقی بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے جو گھر تباہ ہو سکتی ہے اس سے گھر محفوظ رہے۔

(د) متبنیٰ بنانے کا ایک اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ حقیقی بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے جو جائداد شرکاء کے حصے چڑھنے والی تھی وہ اسی گھر میں محفوظ رہے۔ متبنیٰ اس مصنوعی باپ

وارث ہوتا ہے

مگر جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے متبنیٰ درحقیقت اس شخص کے ابتر ہونے کا اعلان ہوتا ہے جو اسے متبنیٰ بناتا ہے مندرجہ بالا سب علامات حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی اس حالت میں پائی جاتی ہیں جبکہ وہ امت محمدیہ میں آئیں گے یعنی

ا۔ حضرت عیسےٰ کو اپنی روحانی پیدائش یعنی نبوت کے مقام کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

ب۔ حضرت عیسےٰ آنحضرتؐ سے چھ سو سال پہلے نبی بن چکے ہیں گویا وہ بنے بنائے نبی ہیں جو امت محمدیہ میں تشریف لائیں گے اور امت محمدیہ میں داخل ہو کر امتی کہلائیں گے مگر پہلے یہ بتایا جا چکا ہے کہ کل نبی ابو امتہٖ یعنی ہر ایک نبی اپنی امت کا باپ ہوتا ہے گویا حضرت عیسیٰ ؑ جب امتی بنیں گے تو اس کے نتیجے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے باپ ہوں گے اور حضرت عیسےٰ آپ کے بیٹے مگر چونکہ حضرت عیسےٰ اپنے ایمان اور مقام نبوت کے لحاظ سے پہلے ہی کے تھے اس لئے صاف ظاہر ہے کہ نعوذ باللہ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبنیٰ کے حکم میں ہوں گے

ج۔ جس طرح متبنیٰ بنانے کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی گھر کو تباہی سے بچایا جاتے اسی طرح اس غرض کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں تشریف لائیں گے اور امت کو تباہی سے بچائیں گے چنانچہ حدیث میں آتا ہے

کیف تھلک امۃ انا اولھا
والمسیح ابن مریم آخرھا

وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں خود ہوں اور مسیح ابن مریم اس کے آخر میں ہوگا۔

د۔ جس طرح متبنیٰ بنانے کا ایک اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گھر کی جائیداد شرکاء کے قبضہ میں نہ چلی جائے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی یہی کام ہے اگر آپ نہ ہوں گے تو امت محمدیہ دجال یاجوج ماجوج وغیرہ کا شکار ہو کر دنیا سے نابود ہو جائے گی العیاذ باللہ اور جب امت ہی نہ رہے گی تو اس کے روحانی اموال بھی لٹ جائیں گے پس القول مخالفین وہی مسیح ناصری اس گھر کی حفاظت کا باعث ہوں گے اور اس طرح ان تمام متاع کے وارث ہوں گے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑے اور اپنی امت کے حوالے کئے۔

کیا حضرت عیسےٰ کے متعلق جو امور بیان کئے جاتے ہیں وہی نہیں جو ایک متبنیٰ میں پائے جاتے ہیں اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو کس طرح گمان کیا جا سکتا ہے کہ جس خدا کی غیرت نے آپ کے جسمانی متبنیٰ گوارا نہیں کیا وہ آپ کے روحانی متبنیٰ کو گوارا کرے گا اگر کسی جسمانی متبنیٰ کا وجود مصنوعی باپ کے ابتر ہونے کا اعلان ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ روحانی متبنیٰ آنحضرتؐ کے ابتر ہونے کا اعلان نہ ہوگا پس وہ لوگ جو آپ کا روحانی متبنیٰ بناتے ہیں اور اسی مسیح ناصری کے امت محمدیہ میں آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے دانستہ یا نادانستہ مرتکب ہوتے ہیں

ایسے لوگوں کو حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل اشعار پر غور کرنا چاہیئے جو غیرت اور حب رسول کے صحیح جذبہ سے مملو ہیں آپ فرماتے ہیں اے وہ انسان جو حضرت عیسےٰ کی دوبارہ آمد کا قائل ہے

اتزعم ان رسولنا خیر الوریٰ
علیٰ زعم شانئہٖ توفی ابتر
فلا والذی خلق السماء لاجلہٖ
لہٗ مثلنا ولد الی یوم یحشر

یعنی کیا تو گمان کرتا ہے کہ ہمارا رسول جو خیر الوریٰ ہے اپنے دشمن کے خیال کے مطابق ابتر ہی وفات پا گیا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں اس خدا کی قسم جس نے آسمان کو اس کی خاطر پیدا کیا ہے۔ جیسے بیٹے قیامت تک اس کو ملتے رہیں گے۔ (اعجاز احمدی ص)

اے قوم کے باغیرت لوگو! بتاؤ کیا اس عقیدہ میں کہ مسیح ناصری اس امت کی اصلاح کے لئے تشریف لائیں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی ہتک نہیں؟ کیا حضرت عیسےٰ کا امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آنا اس بات کا اشتہار نہ ہوگا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روحانی لحاظ سے ابتر ہیں۔ کیونکہ امت محمدیہ میں اگر کوئی ایسا فرد ہوتا یا ہو سکتا تو ضرور تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند ہونے کی وجہ سے وہ اصلاح امت کے اہم کام کو خود کرتا مگر نہیں امت میں رسول اللہ کا ایسا کوئی بیٹا پیدا نہ ہوگا جو اس کی اصلاح کر سکے یہ کام تو امت موسوی کا پیغمبر مسیح ناصری کرے گا۔ افسوس کہ آنحضرتؐ کے مقام خاتمیت کو صحیح طور پر نہ سمجھنے سے کتنے بڑے مفاسد پیدا ہو چکے ہیں اے مسلمان قوم تمہارا کلیجہ اس تصور سے پھٹ کیوں نہیں جاتا کہ آنحضرت تمہارے عقائد کے مطابق جسمانی اور روحانی دونوں لحاظ سے لاولد ٹھہرتے ہیں۔ اگر متبنیٰ کی موجودگی آپ کے جسمانی لحاظ سے کسی بیٹے کا باپ نہ ہونے کا اعلان تھی تو حضرت عیسےٰ کی امت محمدیہ میں آمد آپ کے روحانی لحاظ سے لاولد ہونے کا کیوں اعلان نہ ہوگی!

فتنکروا ان کنتم غیورین
علی ناموس رسولکم

اے غیرت مند دل رکھنے والو سنو کہ اس غیور خدا نے اپنے پیارے رسول کو خاتم النبیین کا عظیم الشان خطاب دے کر اس عقیدہ کو جڑ سے کاٹ دیا ہے اور بتا دیا ہے آپ کی مہر ہی اب نبی تراش ہے یہی نہیں کہ جسمانی لحاظ سے آپ کسی مصنوعی بیٹے کے محتاج نہیں بلکہ روحانی عالم میں بھی آپ کسی مصنوعی بیٹے کے محتاج نہیں آپ کی مہر ہی ضرورت کے وقت اپنا نقش امت کے کسی فرد کے دل پر نقش کر کے ایسا نبی بنا سکتی ہے جو مصیبت کے وقت امت محمدیہ کی رہنمائی کا بار اٹھا سکے پس یاد رکھو کہ اسی امت کا ایک فرد مسیح بننے والا تھا جو بن گیا یہی طریقہ عقل و غیرت کے تقاضوں کے مطابق ہے مبارک ہے وہ انسان... بالآخر مجھے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس امت کی آنکھیں جلد آ جلد کھولے تاکہ وہ نیک و بد کو پہچان کر بھلائی کے راستے پر گامزن ہو سکے آمین۔

اُمتی کا مقام

خاتم یعنی مہر کا نقش پورا پورا دوسری جگہ پر منتقل ہو سکتا ہے مثلاً ایک مہر پر پھول کی تصویر ہو تو کاغذ پر اس کا نقش منطبع ہونے سے ویسی ہی ایک تصویر ظہور پذیر ہو گی اور دونوں میں سر مو فرق نہ ہوگا اسی مثال سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش کو قبول کرنے والا وہی ہو سکتا ہے جو اطاعت کے اس نقطہ کمال کو پہنچ جائے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور اس طرح آپ کے نقش کو کلی طور پر اپنی ذات میں نقش کر لے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ آپ ایک کامل شریعت کے حامل ہیں آپ نے خود اس شریعت پر عمل کر کے دکھایا جس کی شہادت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان الفاظ میں دی ہے کہ

"کان خلقہ القرآن"

یعنی آپ کا خلق وہی تھا جو قرآن شریف میں بیان ہوا ہے

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص آپ کی پیروی میں آپ کی ہی طرح کلی طور پر آپ کی شریعت پر عمل کر کے دکھائے وہ آپ کے ساتھ وہی نسبت رکھے گا جو کاغذ کے نقش کو مہر کے نقش سے ہوتی ہے ایسا انسان آپ کا کامل مظہر ہوگا اور روحانی طور پر آپ کا حقیقی بیٹا کہلانے کا مستحق ہوگا ایسے حقیقی بیٹے سے پیدائش سے لے کر وفات تک اطاعت رسول میں ذرا بھی خطا نہ ہوگی اس لئے وہ آپ کی ہی طرح دنیا کو یہ چیلنج دے سکے گا کہ

فقد لبثت فیکم عمراً
من قبلہٖ افلا تعقلون (سورۃ یونس)

یعنی یقیناً میں نے دعویٰ سے پہلے ایک بڑی عمر تمہارے درمیان بسر کی ہے کیا تم عقل نہیں کرتے کہ میں نے کس قدر پاکیزہ زندگی گزاری ہے اور کس طرح شریعت کی اطاعت ہر لحاظ سے کر دکھائی ہے کیا تم میرے سوانح زندگی میں کوئی عیب یا نقص دکھا سکتے ہو۔؟

غرضیکہ آنحضرت کا ایسا مظہر کمال اطاعت میں فنافی الرسول کا درجہ حاصل کر لیگا یہاں تک کہ دونوں میں کوئی مغائرت نہ ہوگی اور جس طرح کمال اتحاد سے کاغذ مہر کا نقش قبول کرتا ہے اور اس کا نقش طفیلی ہوتا ہے اس طرح وہ مظہر آپ کے نقش نبوت کو اپنے صفحہ دل پر جما لے گا مگر وہ نقش اس کا ذاتی نہیں بلکہ طفیلی ہوگا اس لئے اس کی نبوت ذاتی نہیں بلکہ طفیلی ہوگی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی نبوت ہوگی جو اس کی ذات میں جلوہ گر ہوگی ظلی اور امتی نبی کا یہی مطلب ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے خطاب کی موجودگی میں یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی غیر قوم کا نبی امت محمدیہ میں قدم رکھ سکے اب وہی نبوت کے مقام پر فائز ہو سکتا ہے۔

ا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی لحاظ سے حقیقی بیٹا ہو یعنی آپ کی امت کا ہی فرد ہو اور امتی کہلائے

(ب) وہ آپ کے نقش قدم پر ایسا کامل طور پر چلنے والا ہو کہ آپ کی اقتدار اور اس کی اطاعت میں سرمو فرق نہ ہو جس طرح مہر کے نقش اور اس کے طفیلی نقش میں سرمو فرق نہیں ہوتا۔

ج۔ اس کو آپ کی ذات سے ایسی محبت ہو کہ ہر قسم کے دنیاوی اور روحانی تعلقات میں اس کی مثال نہ ملتی ہو کیونکہ مندرجہ بالا قسم کی اطاعت غایت درجہ کی محبت کے بغیر ممکن نہیں۔

(باقی)

بقیہ لیڈر

"تو یہاں بھی بننے بنانے کی بات نہیں ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ سورہ نساء والی آیہ کریمہ میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ اطاعت گزاروں میں سے ہی صدیق شہید اور صالحین پیدا ہو سکتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر اطاعت گزار امتی نبی بن سکتا ہے 'نبوت' ایک وہبی چیز ہے کسبی نہیں ہے جس طرح اگر یہ قاعدہ ہو کہ مجسٹریٹ صرف بی اے ہی بن سکتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہر بی اے لازماً مجسٹریٹ بن جاتا ہے بلکہ وہی بی اے مجسٹریٹ بنتا ہے جس کو حکومت مجسٹریٹ بناتی ہے اسی طرح ہر اطاعت گزار امتی نبی نہیں بن سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اطاعت گزاروں میں سے امتی نبی چنتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اللہ یصطفی من الملائکۃ
رسلاً ومن الناس۔ ۲۲/۷۶

تصحیح

۱۔ محمد اسماعیل صاحب موصی ۱۶۳۶۷ کی وصیت مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۶۲ء کے اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے اس میں گواہ نمبر ۲ کا جو نام تحریر ہے وہ غلط ہے۔ درست نام مندرجہ ذیل ہے

ملک عبدالرحمٰن ولد حیات محمد پریذیڈنٹ حلقہ مسجد کوئٹہ

۲۔ الفضل مورخہ ۵/۵/۶۲ کے صفحہ ۶ میں عہدیداران کی منظوری میں چک ۲۷۹/R کا چیلو ضلع تھرپارکر غلط شائع ہوا ہے چک کا صحیح نام چک ۲۷۰/R کا چیلو ہے۔

۳۔ الفضل ۸/۵/۶۲ میں چک گ۔ب/۲۷ میں چوہدری محمد شریف صاحب کے ساتھ کوئی عہدہ نہیں لکھا گیا چوہدری محمد شریف صاحب چک گ۔ب/۲۷ کے صدر و سیکرٹری مال منظور کئے گئے ہیں۔

۴۔ الفضل مورخہ ۱۱/۵/۶۲ کے صفحہ ۶ پر عہدیداران کی منظوری میں جماعت کبیروالا ضلع سیالکوٹ کا نام غلط شائع ہوا ہے جماعت کا صحیح نام کیرانوالہ ضلع گجرات ہے

۵۔ الفضل مورخہ ۱۲/۵/۶۲ کے صفحہ ۶ میں عہدیداران کی منظوری میں جماعت قاضی آباد ضلع نواب شاہ غلط شائع ہوا ہے جماعت کا صحیح نام قاضی احمد ضلع نواب شاہ ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

"الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں"

"ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی"

تمام لجنہ اماء اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کا رسالہ ہمارا رسول کا جو امتحان ۲۷ مئی کو ہونا تھا بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر اب ماہ جون میں انشاء اللہ منعقد ہوگا تاریخ کا اعلان بہت جلد کر دیا جائیگا لجنات کو چاہیئے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ بچیوں کو امتحان کی تیاری کرائیں اور اس میں شریک کرنے کی کوشش کریں نیز فوراً اطلاع دیں کہ ان کے ہاں کتنی بچیاں امتحان میں شریک ہوں گی تاکہ اس کے مطابق پرچے ارسال کئے جائیں

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم شیخ عبدالرب صاحب مرحوم و مغفور کے

قبول اسلام کا ایمان افروز واقعہ

الفضل میں خاکسار کی جلسہ سالانہ کی تقریر کا ایک حصہ شائع ہوا ہے۔ جس میں خاکسار کی خوشدامن صاحبہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اور خسر حضرت شیخ عبدالرب صاحب نومسلم سابق بشورام داس کا ذکر ہے۔ چونکہ محترم شیخ صاحب کا قبول اسلام اپنے اندر ایک نشان رکھتا ہے۔ اس لئے ذیل میں ذرا وضاحت سے بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ صاحب حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام لالہ چانن داس تھا۔ اور وہ پولیس میں سب انسپکٹر کے عہدہ پر فائز تھے۔ جب ان کا تبادلہ لائلپور میں ہوا۔ تو غالباً ۱۹۰۶ء میں انہوں نے اپنے بیٹے شورام داس کو منیمی کا کام سکھانے کے لئے ایک فرم کے پروپرائیٹر محترم شیخ میاں محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور کی آڑھت کی دکان پر بٹھایا۔ شیخ صاحب موصوف محترم شیخ میاں محمد اسمٰعیل صاحب لائلپوری کے خسر تھے اور احمدیت کے سچے عاشق اور فدائی تھے۔ ان کی دکان پر محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب اور ان کے دونو بھائی محترم شیخ میاں مولا بخش صاحب و محترم شیخ میاں محمد صاحب مالکان کارخانہ جات بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور اسلام کی سچائی کا ذکر ہوتا رہتا تھا۔ محترم شورام صاحب ان باتوں کو سُنکر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے احمدیوں کا آپس میں برادرانہ سلوک اور مل کر سوز و گداز سے بھرپور باجماعت نمازوں کی ادائیگی کا نظارہ دیکھکر محترم شورام داس صاحب اسلام کی صداقت کے دل و جان سے قائل ہوگئے۔ ادھر حضرت اقدس کی مشہور و معروف تصنیف "حقیقۃ الوحی" شائع ہو چکی تھی۔ اس کا مطالعہ بھی شروع سے لے کر آخر تک کیا۔ جب پنڈت لیکھرام پشاوری کے متعلق حضرت اقدس کی پیشگوئی کا مطالعہ کیا۔ تو پنڈت صاحب مذکور کی شکست اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فتح نے دل پر اسلام کی سچائی کا گہرا نقش پیدا کردیا۔ حضور کا منظوم کلام یاد کرنا شروع کر دیا۔ دن کو جنگل میں جاکر اور رات کو چارپائی پر اس بے قراری اور اضطراب سے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتے کہ جس طرح کوئی جانور ذبح ہونے کے بعد تڑپا کرتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک رات میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ کیا۔ کہ آئندہ بت پرستی سے سچی توبہ کرتا ہوں اب تیرے نام کا ہی دلدادہ اور فریفتہ رہوں گا۔ فرمایا کرتے کہ وہ رات بھی ایک عجیب قسم کی رات تھی جس کو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ اس کے بعد تو دعاؤں میں اس قدر شغف پیدا ہوگیا۔ کہ اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے۔ کہ وہ آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس راہ کی جملہ مشکلات کو محض اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے۔ آخر یہ دعائیں رنگ لائیں اور آپ کے دل میں اسلام کی محبت کا غلبہ ہوا کہ آپ نے شیخ میاں محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور سے نماز سیکھنی شروع کر دی گرمی کے موسم میں جب لوگ رات کو مکانوں کی چھتوں پر آرام کر رہے ہوتے۔ آپ کمرہ کے کواڑ بند کرکے نمازیں پڑھتے۔ دن کو جنگل میں نکل کر جھاڑیوں کی اوٹ میں نمازیں پڑھتے حتیٰ کہ ایک روز مغرب کی نماز کارخانہ کی مسجد میں ادا کرتے ہوئے ایک ہندو نے دیکھ لیا اور اس نے شہر میں جاکر شور مچا دیا۔ کہ شورام داس مسلمان ہوگیا ہے۔ شیخ میاں محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور امرتسر تشریف لے گئے ہوئے تھے وہ اگر موجود ہوتے۔ تو شاید اس مشکل کا کوئی فوراً حل تلاش کر لیتے۔ لیکن جو لوگ پیچھے دکان پر تھے۔ وہ سخت گھبرا گئے۔ اور آپ کو ڈر اور خوف کی وجہ سے آپ کے چچا کے حوالہ کر دیا۔ چچا صاحب آپ کے والد لالہ چانن داس صاحب سب انسپکٹر پولیس کو تار دینے کے لئے تار گھر چلے گئے۔ پیچھے سے آپ بھی موقعہ پاکر شیخ میاں مولا بخش صاحب کے پاس کارخانہ میں پہنچ گئے۔ اور ان سے کرایہ کے لئے کچھ رقم لے کر عازم قادیان ہوگئے آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ جب میں اسٹیشن کی طرف دعائیں کرتے ہوئے جا رہا تھا۔ میرے وہی چچا صاحب اور ایک اور آدمی رستہ میں ملے۔ مگر خدا کی شان کہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا۔ اگر وہ مجھے دیکھ پاتے۔ تو خبر نہیں میرے ساتھ کیا سلوک کرتے۔ ادھر خدا تعالیٰ کا ایک اور کرشمہ دیکھئے۔ کہ تار دیکر جب وہ واپس پہنچے۔ تو آپ کو دیکھنے گئے۔ آپ کی چارپائی پر ایک احمدی مزدور میاں سلطان محمد صاحب مرحوم و مغفور لیٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ شورام ہی سو رہا ہے اور مطمئن ہو کر چلے گئے۔ ورنہ اگر اسی وقت ہی ان کو پتہ لگ جاتا کہ میں وہاں نہیں ہوں۔ تو میرا تعاقب کرکے مجھے اسٹیشن سے پکڑ سکتے تھے۔ مگر میرے اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کی۔ اور میں بخیریت ریل گاڑی کے ذریعہ بٹالہ اور پھر یکہ کے ذریعہ قادیان پہنچ گیا

اب لائلپور کے حالات سنئے۔ آپ کو لائلپور سے غیر حاضر پاکر ہندو سیخ پا ہو گئے اور تین روز تک لگاتار شہر اور دس روز تک غلہ منڈی میں ہڑتال رہی۔ ہڑتال کھلنے کے بعد بھی چونکہ منڈی میں ہندو ہی چھائے ہوتے تھے اس لئے وہ شیخ صاحبان کو اپنی فلور مل کے لئے غلہ نہیں خریدنے دیتے تھے۔ آخر اس شرط پر انہیں غلہ خریدنے کی اجازت دی گئی کہ وہ ایک پیسہ فی سینکڑہ گئوشالہ فنڈ ادا کیا کریں۔ شیخ صاحبان نے ہندوؤں کی یہ شرط منظور کرلی۔ اور قارئین کرام یہ سن کر حیران ہوں گے کہ تقسیم ملک تک یعنی ۱۹۴۷ء تک شیخ صاحبان گئوشالہ فنڈ ادا کرتے رہے اور اس طرح ایک جان کو کفر سے آزاد کرا کر اسلام کی آغوش میں لانے کے عوض انہوں نے ہزارہا روپیہ قربان کر دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ محترم شیخ عبدالرب صاحب مرحوم کے ساتھ محترم شیخ صاحبان کا سلوک نہایت ہی ہمدردانہ اور محسنانہ رہا۔ وہ انہیں اپنے خاندان کا ایک فرد سمجھتے تھے اور بیٹوں کی طرح سلوک کرتے تھے اور ان پر ہر طرح کا اعتماد کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ میں لائلپور میں تھا۔ خزانچی کو حکم تھا۔ کہ خزانہ کی چابی دفتر بند ہونے کے بعد وہ محترم شیخ صاحب کے حوالہ کرکے جایا کرے۔ ایک روز جو وہ بھول گیا۔ تو دوسرے روز دفتر کھلنے پر شیخ صاحب نے اس پر پانچ روپے جرمانہ کر دیا۔ محترم شیخ صاحب بھی دل و جان سے ان پر فدا تھے۔ اور کبھی انہوں نے یہ نہیں سمجھا تھا۔ کہ میں ان کا ملازم ہوں۔ بلکہ ان کے ذرا سے نقصان کو گوارا نہیں کرتے تھے۔ محترم شیخ صاحبان کے احسانات کا آپ بڑی کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے۔ خصوصاً اس احسان کا کہ ان کے ذریعہ سے آپ کفر سے نکل کر اسلام میں داخل ہوئے۔ اور ان کے لئے بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔

میں ذکر کر رہا تھا۔ کہ آپ اپنے رشتہ داروں کی گرفت سے بچنے کے لئے لائلپور سے قادیان چلے گئے۔ جب قادیان پہنچے تو جیسا کہ اخبار بدر سے ظاہر ہے۔ ۲۰ اگست ۱۹۰۹ء کی شام کو نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے آپ کو مخاطب کرکے اسلام کی حقیقت پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جو ۲ ستمبر ۱۹۰۹ء کے بدر میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد کسی وقت آپ کے والد صاحب یا چچا قادیان گئے۔ انہیں شیخ صاحب موصوف سے ملنے کی کھلی اجازت دے دی گئی۔

محترم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر نے لکھا ہے کہ آپ کے مسلمان ہونے پر "ہندو بھائیوں نے وہ شور اٹھایا۔ وہ جوش دکھایا کہ الاماں! لائلپور میں اس کارخانہ سے لین دین بند کر دیا۔ ایذا رسانی کے لئے قسم قسم کی تدبیریں کیں اور ایسی حرکات کیں۔ کہ اگر امام کی تعلیم کا اثر نہ ہوتا۔ تو فساد عظیم ہو سکتا تھا۔ عبدالرب کا باپ یا چچا یہاں آیا اسے ملنے کی اجازت دی گئی۔ ہمارا کوئی محافظ اسکے ساتھ نہیں رہا۔ ہم نے اسے بڑی فراخدلی سے کہدیا۔ کہ وہ جہاں چاہے لے۔ لیکن اس نیک سلوک میں ہندو بھائیوں کی بدسلوکی کی انتہا ہوگئی" (بدر ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء)

اس کے بعد جیسا کہ حضرت شیخ صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے رشتہ دار اس امر پر مصر ہوتے کہ آپ کو لائلپور لے جاکر سمجھائیں۔ چنانچہ ان کا یہ مطالبہ بھی مان لیا گیا۔ اور شیخ صاحب کو لائلپور بھیجدیا گیا۔ مگر یہ عہد لے لیا گیا کہ وہ جسمانی اذیت پہنچانے کی کوشش نہیں کریں گے لیکن خلاف عہد ہندو صاحبان نے لائلپور پہنچتے ہی محترم شیخ صاحب کو ایک کمرہ میں بند کر دیا۔ اور ایذا رسانی شروع کر دی۔ اور جب اس امر کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ کہ کہیں ہندو آپ کو جان سے ہی نہ ہلاک کر دیں تو چار پٹھانوں نے خود بخود ہی اس کمرہ کا پہرہ دینا شروع کر دیا اور اس طرح سے آپ جان کے خطرہ سے بچ نکلے۔

ہندوؤں نے پنڈتوں اور دوانوں کے ذریعہ ہر ممکن کوشش کی۔ کہ آپ اسلام ترک کر دیں مگر ان کی کوئی پیش نہ گئی۔ آخر پرانی غلہ منڈی میں ایک بڑے مجمع میں آپ کا پنڈتوں اور دیگر متعصبوں کے ساتھ مناظرہ قرار پایا۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ اس جرأت اور دلیری اور دلجمعی کے ساتھ آپ نے اسلام کی حقانیت اور ہندو مذہب کے بطلان پر تقریریں کیں کہ غیر مسلم حیران و پریشان ہوگئے۔ اور فبہت الذی کفر کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ جب وہ ہر طرح ناکام ہوگئے تو انہوں نے کہا۔ اسے چھوڑ دو۔ اس کو سمجھانا ہمارے بس کا روگ نہیں۔

اس کے بعد آپ کچھ عرصہ قادیان رہ کر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے آپ کی شادی حضرت حکیم میاں جمال الدین صاحب کی صاحبزادی حضرت خدیجہ بیگم صاحبہ سے کر دی۔ حضرت حکیم صاحب قادیان کے قدیمی باشندے تھے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد محترم شیخ صاحبان کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے آپ کو مستقل طور پر لائلپور بھیجدیا۔ اور آپ عمر بھر شیخ صاحبان کے پاس ہی رہے۔ خلافت ثانیہ کے آغاز میں شیخ صاحبان تو انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ممبر بن گئے۔ مگر آپ جماعت احمدیہ قادیان کے ساتھ منسلک رہے۔ اور کئی سال جماعت کے سیکرٹری مال اور نائب امیر بھی رہے۔ ۱۹۵۲ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے سلسلے میں
ضروری ہدایات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ میں اکتوبر کے آخری ایام میں منعقد ہوگا۔ تاریخوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ اس سال تجویز یہ ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع الگ تاریخوں میں کیا جائے۔ اس بارے میں اپنے مشورہ سے بھی آگاہ فرمائیں کہ آپ کے خیال میں لجنہ کے اجتماع کے ساتھ رکھنا مناسب ہے یا الگ تاریخوں میں ان کا بالکل الگ پروگرام ہو۔ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں اور ابھی سے اجتماع کی تیاری شروع کرا دیں۔

۱۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ اجتماع میں اس کی نمائندگی ضرور ہو۔ خواہ ایک نمائندہ ہی آئے لیکن ضرور آئے۔ نمائندگان کے پاس لجنہ مقامی کی تحریر ہونی چاہیئے۔ کہ یہ یہ ممبرات ہماری طرف سے نمائندہ ہوں گی۔

۲۔ چندہ سالانہ اجتماع:۔ اجتماع کا چندہ آٹھ آنے فی کس سالانہ ہے۔ اجتماع سے کافی قبل ہر لجنہ کو چاہیئے کہ اس شرح سے چندہ وصول کر کے بھجوا دیں۔ خواہ کسی لجنہ کا نمائندہ آئے یا نہ آئے لیکن چندہ ضرور بھجوائیں۔

۳۔ شوریٰ:۔ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ اسلئے مفید تجاویز بھی بھجوائیں۔ جو یکم ستمبر ۶۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۴۔ تربیتی کلاس:۔ سالانہ اجتماع سے ۱۵ دن قبل حسب سابق ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگائی جائے گی۔ اس کے لئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ ایک نمائندہ بھجوائے۔ جس کی تعلیم کم از کم مڈل تک ہو اور قرآن کریم ناظرہ بخوبی آتا ہو۔ اس سے زیادہ تعلیم ہو تو اور بہتر ہے۔

۵۔ سال رواں کے مالی جائزہ پر معلوم ہوا کہ مالی سال کے چھ ماہ گذرنے پر بجٹ آمد میں ڈھائی ہزار روپے کی کمی ہے۔ اگر آپ اپنے چندے بڑھائیں۔ اور ہر لجنہ جس کی طرف سے چھ ماہ میں کوئی آمد نہیں ہوئی وہ بقایا جات کی ادائیگی کر دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ نہ صرف ہم اپنا بجٹ پورا کر دیں بلکہ بجٹ سے زائد آمد پیدا کر لیں۔

۶۔ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کے چندہ کا بجٹ بیس ہزار رکھا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ چھ ماہ میں صرف دو ہزار کے قریب چندہ آیا ہے۔ اگر عمارت کے چندہ کی آمد کی یہی حالت رہی تو ہم بیس سال میں بھی عمارت نہیں بنوا سکتے۔ اس چندہ کی طرف توجہ کریں اور اجتماع سے قبل اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔

۷۔ اجتماع پر اس سال بھی تقریری و تحریری مقابلہ جات ہوں گے۔ ان کے لئے تیاری کروا دیں۔ ممبرات میں جو اول اور دوم آئیں صرف ان کے نام مرکز میں بھجوائیں۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل:۔ اس میں بی۔اے پاس طالبات یا اس سے زیادہ تعلیم والی لڑکیاں اور جن کو تقریر کا تجربہ ہو حصہ لے سکیں گی۔ وقت دس منٹ فی تقریر دیا جائیگا۔

عنوان مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ مذہب کا اثر انسانی کردار پر
۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ آپ نے اسلام کو زندہ مذہب کر کے دکھایا۔
۳۔ احمدیت اور کسر صلیب ۴۔ حقیقت معراج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

۸۔ تقریری مقابلہ معیار دوم:۔ اس میں ایف اے پاس اور بی۔اے کے تینوں سالوں کی طالبات حصہ لے سکیں گی۔ فی تقریر سات سے دس منٹ تک وقت دیا جائیگا۔

عنوان مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ اسلامی معاشرہ ہی مثالی معاشرہ ہے
۲۔ تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی سادہ زندگی
۳۔ مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام
۴۔ ہدایت انسانی کے لئے وحی الٰہی کے تواتر کی ضرورت۔

۹۔ تقریری مقابلہ معیار سوم:۔ اس میں گیارھویں، بارھویں کی طالبات اور نویں دسویں کی وہ طالبات جو پندرہ سال سے زائد ہیں حصہ لے سکیں گی۔ پندرہ سال تک کی لڑکیاں ناصرات الاحمدیہ کے مقابلوں میں حصہ لیں گی۔ فی تقریر وقت پانچ منٹ سے سات منٹ تک دیا جائے گا۔

عنوان مندرجہ ذیل ہوں گے

۱۔ خلافت احمدیہ میں جماعت احمدیہ کا استحکام ۲۔ پردہ
۳۔ اسلامی معاشرتی آداب ۴۔ اسلام میں عورت کا مقام

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل تحریری مقابلہ جات ہوں گے

۱۰۔ تحریری مقابلہ معیار اوّل:۔

۱۔ قرآن مجید کا پانچواں اور چھٹا پارہ با ترجمہ و تفسیر جاننا
۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب چشمہ مسیحی
۳۔ نیز چند سوالات دینی معلومات پر مشتمل ہوں گے

۱۱۔ تحریری مقابلہ معیار دوم:۔

۱۔ قرآن کریم کا تیسرا پارہ مع ترجمہ
۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "اسوۂ حسنہ"

اس کے علاوہ چند سوالات عام دینی معلومات پر مشتمل بھی ہوں گے۔

۱۲۔ تلاوت قرآن کریم کا بھی مقابلہ ہوگا۔ ہر لجنہ سے صرف ایک ممبر شمولیت کر سکیں گی
۱۳۔ مضمون نگاری کا مقابلہ بھی ہوگا۔ قرآن مجید اور حوالہ جات کی کتب ساتھ لانے کی اجازت ہے۔

عنوانات مندرجہ ذیل دئے جاتے ہیں۔

۱۔ ذکر الٰہی ۲۔ تاریخ اختلاف بر موقعہ انتخاب خلافت ثانیہ
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دنیا پر احسانات

۱۴۔ تمام لجنات اپنی اپنی سالانہ رپورٹیں دس اکتوبر تک بھجوا دیں۔ اور رپورٹ میں ہر شعبہ کے کام کو مدنظر رکھ کر لکھیں۔ گذشتہ سال اجتماع پر شعبہ وار نمبروں کی تقسیم کی گئی تھی۔ جس کی تفصیل سالانہ رپورٹوں میں درج ہے۔

نوٹ:۔ اجتماع میں تنوع پیدا کرنے کے لئے اگر آپ مفید مشورے بھجوائیں گی۔ تو اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

خاکسار نصیرہ بیگم
(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ــــ مرکزیہ)

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کے اعزاز میں دعوت

مورخہ ۱۳ مئی کو مکرم شیخ محمد شریف صاحب منیجنگ ڈائرکٹر پرنس ٹرانسپورٹ نے اپنی کوٹھی ۲۶۔ ایم سمن آباد لاہور میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کے اعزاز میں دعوت طعام کا اہتمام کیا۔ محترم شیخ صاحب موصوف خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے لاہور میں تشریف لائے تھے۔ اس جلسہ کے مقررین محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ مغربی افریقہ کے علاوہ مقامی جماعت کے امیر محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نائب امیر جناب میاں محمد یوسف صاحب۔ شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ۔ چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ اور بعض دیگر اصحاب و عہدیداران جماعت بھی اس دعوت میں شریک ہوئے۔ (نامہ نگار)

جامعہ نصرت ربوہ میں گریجوایٹ لیڈی کلرک کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں ایک نئی منظور شدہ آسامی پُر کرنے کے لئے ایک گریجوایٹ (لیڈی) کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ ۵۵-۵-۱۰۰/۶-۱۳۰-۸-۱۷۰-۱۰-۲۲۰ کے مطابق علاوہ گرانی الاؤنس -/۳۰ ماہوار دی جائیگی درخواستیں مع نقول اسناد و تصدیق پریذیڈنٹ مورخہ ۲۵ مئی ۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر والد مکرم میجر عزیز احمد صاحب ایک عرصہ سے درد گردہ سے بیمار ہیں اور کھاریاں ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔

۲۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اسماعیلہ والد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد منیجر احمد آباد اسٹیٹ ہفتہ عشرہ سے اپریشن کے لئے جہلم ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی صحتیابی کے لئے بھی دردِ دل سے دعا فرما دیں۔

(عبدالمالک شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کھاریاں)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۴۰۔ مَیں عبدالرزاق مغل ولد میاں عبدالعزیز صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۰/۳۶ ۱۳۴ ریلوے کوارٹرس نزد زندہ پیر کراچی کینٹ کراچی ۱۲ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۱۱۲/- روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بابت وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد عبدالرزاق مغل گواہ شد سید سخاوت شاہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۴۱۔ مَیں شیخ محمد یوسف چینی ولد شیخ محمد داؤد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت یکم جنوری ۱۹۴۷ء ساکن محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت غیر منقولہ کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں ہے نہ زمین نہ مکان ہے میری ماہانہ تنخواہ اس وقت مبلغ ۵۰/- روپے ہے اور الاؤنس ۲۹/- روپے ہے کل ۷۹/- روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ جتنی بھی آمد ہوگی انشاء اللہ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شیخ محمد یوسف چینی ۱۷/۱/۶۲ محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ۔ گواہ شد شیخ نذیر احمد بشیر حیدر آبادی شاہد محلہ دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ ۱۷/۱/۶۲ گواہ شد ملک فضل احمد پنشنر معرفت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ربوہ محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ ۱۷/۱/۶۲۔

نمبر ۱۶۴۴۲۔ میں مسعودہ بیگم زوجہ خواجہ محمد حنیف صاحب قوم کشمیری ناٹیک پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر مبلغ پانچ صد روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے زیور کوئی نہیں ہے جو تھا میں اپنی گھریلو ضروریات میں خرچ کر چکی ہوں اس کے علاوہ جہیز میں ایک پلنگ میز کرسی اور کچھ برتن ہیں جہیز کی قیمت ۱۵۰/- روپے ہے یعنی اس وقت کل جائیداد چھ صد پچاس روپے کی بنتی ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر آئندہ کوئی آمد ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد مسعودہ بیگم زوجہ خواجہ محمد حنیف صاحب گواہ شد خاوند موصیہ خواجہ محمد حنیف ولد خواجہ محمد شریف موضع احمد نگر ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد لطیف بٹ سکنہ احمد نگر ابن خواجہ محمد یوسف صاحب بٹ حال دفتر ۶ .P۔

نمبر ۱۶۴۴۳۔ میں حمیدہ بی بی زوجہ محمد یوسف صاحب بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد مہر مبلغ ۲۵۰/- روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے زیور جہیز کوئی نہیں زیور جو تھا وہ میں نے اپنے گھریلو اخراجات میں خرچ کر لیا ہوا ہے میں ۲۵۰/- روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر میرے ذمہ کوئی جائیداد معلوم ہو تو صدر انجمن احمدیہ کو اس جائیداد کے بھی ۱/۵ حصہ کی وصولی کا حق حاصل ہے اس وقت امد آمد کوئی نہیں ہے اگر آئندہ کوئی آمد ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد حمیدہ بی بی زوجہ محمد یوسف بٹ احمد نگر گواہ شد محمد یوسف بٹ خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد محمد لطیف بٹ پسر موصیہ حال دفتر ۶ .P ۱۰/۱/۶۲۔

نمبر ۱۶۴۴۴۔ میں نصیرہ بیگم زوجہ خواجہ مجید احمد صاحب قوم کشمیری ناٹیک پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ پانچ صد روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے علاوہ زیور طلائی سوا تولہ میرے پاس کانٹوں اور انگوٹھی پر مشتمل ہے قیمت مبلغ ۱۷۵/- روپے (ایک صد پچھتر روپے) ہے کل جائیداد ۶۷۵/- روپے (چھ صد پچھتر روپے) کی بنتی ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی ہوں میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری آمد کوئی نہیں۔ اگر آئندہ کوئی آمد ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد۔ نصیرہ بیگم زوجہ خواجہ مجید احمد صاحب ۱۰/۱/۶۲ گواہ شد۔ خاوند موصیہ خواجہ مجید احمد بقلم خود سکنہ احمد نگر ۱۰/۱/۶۲ ولد خواجہ محمد شریف صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد محمد لطیف بٹ سکنہ احمد نگر حال دفتر ۶ .P ابن خواجہ محمد یوسف صاحب بٹ ۱۰/۱/۶۲۔

نمبر ۱۶۴۴۵۔ میں رشیدہ بیگم زوجہ ناصر احمد ظفر قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے زیور طلائی سات ماشے کے کانٹے قیمتی ۸۰/- روپیہ کل جائیداد ۵۸۰/- روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر مزید میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ کو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصولی کا اختیار ہے اس وقت میری آمد کوئی نہیں ہے اگر آئندہ کوئی آمد ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ رشیدہ بیگم زوجہ ناصر احمد ظفر صاحب احمد نگر ۱۰/۱/۶۲۔ گواہ شد ناصر احمد ظفر ولد مولوی ظفر محمد صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ساکن احمد نگر خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد لطیف بٹ برادر موصیہ رشیدہ بیگم سکنہ احمد نگر حال دفتر ۶ .P ۱۱/۱/۶۲

نمبر ۱۶۴۴۶۔ میں مسعودہ بیگم زوجہ شیخ محمد یوسف صاحب چینی قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) مبلغ پانچ سو روپیہ حق مہر بذمہ خاوند مکرم شیخ محمد یوسف صاحب چینی جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں (۲) میرے پاس اس وقت زیورات و زمین اور مکان کی صورت میں غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ نہ کوئی آمد ہے۔ انشاء اللہ آئندہ آمد کی صورت میں ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین۔ الامتہ مسعودہ بیگم زوجہ شیخ محمد یوسف صاحب چینی محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ۔ گواہ شد شیخ محمد یوسف چینی خاوند موصیہ۔ گواہ شد ملک فضل احمد پنشنر سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ ضلع جھنگ والد موصیہ

نمبر ۱۶۴۴۷۔ میں حنیفہ بیگم زوجہ خواجہ عبداللطیف صاحب قوم کشمیری نائیک پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ دو صد روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے علاوہ میرے پاس زیور طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ قیمت ایک صد چالیس روپے کل جائیداد ۳۴۰/- روپے کی ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصولی کا اختیار ہے اس وقت میری آمد کچھ نہیں ہے اگر آئندہ ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا حنیفہ بیگم زوجہ خواجہ عبداللطیف ۱۰/۱/۶۲ گواہ شد خواجہ عبداللطیف خاوند موصیہ سکنہ احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد محمد لطیف بٹ سکنہ احمد نگر حال دفتر ۶ .P ۱۰/۱/۶۲

نمبر ۱۶۴۴۸۔ میں عزیز احمد راجیکی ولد حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی قوم جٹ وڑائچ پیشہ × عمر بیس فروری ۱۹۲۴ء تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے بیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ اپنے والد بزرگوار حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد موصی عزیز احمد راجیکی گواہ شد غلام رسول راجیکی۔ گواہ شد خاکسار محمد سعید صدر دارالرحمت غربی غلہ منڈی۔

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

بھارتی فوجوں کے لئے برطانوی خفیہ ہتھیاروں کی سپلائی کا راز فاش ہو گیا

روسی طیارے خریدے گئے تو روسی ماہرین ہمارے راز معلوم کر لیں گے " برطانیہ کی تشویش

نئی دہلی ۱۸ مئی باخبر ذرائع کے مطابق امریکہ اور برطانیہ نے بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ روس سے جنگی طیارے نہ خریدے کیونکہ اس سے روس کو ان خفیہ ہتھیاروں کے راز معلوم ہو جانے کا خطرہ ہے جو برطانیہ نے بھارتی فوجوں کو سپلائی کئے ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ بھارتی فوجوں کو برطانوی خفیہ ہتھیاروں اور جنگی طیاروں کی سپلائی کا راز فاش ہوا ہے۔ برطانوی حکومت نے وزیراعظم پنڈت نہرو کے نام ایک خط میں یہ تشویش ظاہر کی ہے کہ اگر روس سے جنگی طیارے خریدے گئے تو بہت سے روسی ٹیکنیکل ماہرین بھی بھارت آئیں گے جو خفیہ ہتھیاروں کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں گے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے نئی دہلی سے باخبر ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ بھارتی فضائیہ کے لئے روس کے ساختہ آواز سے زیادہ تیز رفتار لڑاکا طیارے خریدنے کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ ہفتے نئی دہلی میں روس سے مگ ۲۱ طیاروں کے دو سکواڈرن خریدنے اور پھر لائسنس کے تحت بھارت میں اس قسم کے طیاروں کی تیاری کی وزارت دفاع کی تجویز پر تفصیل غور ہوا تھا۔ لیکن کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ باخبر ذرائع نے خیال ظاہر کیا ہے کہ وزیراعظم پنڈت نہرو کشمیر سے واپسی کے بعد طیاروں کی خرید یا برطانیہ اور امریکہ کی جانب سے تشویش کی روشنی میں پورے سوال کا دوبارہ جائزہ لیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے پنڈت نہرو کے نام ایک خط میں اس بات پر زور دیا ہے کہ چونکہ بھارتی فوج زیادہ تر برطانوی اسلحہ اور طیاروں سے مسلح ہے اور ان میں سے کچھ ابھی خفیہ ہیں لہٰذا اگر بھارت نے روس سے جنگی طیارے خریدے تو روس کو برطانوی جنگی سامان کے راز معلوم ہو جائیں گے۔

وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کل اندور میں کہا تھا کہ مجھے روس سے مگ قسم کے جنگی طیارے خریدنے کی تجویز کا کوئی علم نہیں ہے میں نے اس بارے میں صرف اخباروں میں پڑھا ہے۔

مسٹر مینن نے کہا ایک آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے بھارت کو کسی بھی جگہ کوئی بھی سامان جس میں فوجی سامان بھی شامل ہے خریدنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔

عرب ممالک کا وفاق قائم کرنے کی تجویز

قاہرہ ۲۱ رمئی۔ باخبر ذرائع نے آج بیان کیا کہ صدر جمال عبدالناصر متحدہ عرب جمہوریہ کا پورا سیاسی ڈھانچہ تبدیل کرنے والے ہیں آپ کل قومی کانگریس سے جو خطاب کریں گے وہ عوام کے لئے بڑا حیران کن ثابت ہوگا۔ خیال ہے کہ صدر ناصر فرانس کے صدر جنرل ڈیگال کے مغربی یورپ کے اتحاد کی تجویز کے خطوط پر عرب ممالک کی ایک یونین کی تجویز پیش کریں گے وہ ملک میں صدارتی کے بجائے پارلیمانی طرز حکومت اختیار کریں گے جس میں ایک وزیراعظم بھی ہوگا۔ (ح)

کرۂ ارض سورج کی تمازت جذب کر کے دن بدن گرم ہوتا جا رہا ہے

"مسئلہ انٹروپی اور قیامت" کے موضوع پر پروفیسر نصیر احمد خان کا لیکچر

ربوہ ۲۱ رمئی۔ کل یہاں مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی نے سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "مسئلہ انٹروپی اور قیامت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری زمین سورج کی تمازت جذب کر کے دن بدن گرم ہوتی جا رہی ہے اور یہ کہ تمازت جذب کرنے کے اس عمل کے نتیجے میں لاکھوں سال بعد بالآخر ایک دن ایسا بھی آ جائے گا کہ جب زمین اور سورج کی گرمی ایک جیسی ہو جائے گی۔ یعنی ان دونوں کا درجہ حرارت ایک جیسا ہو جائے گا اور کائنات ارضی کا یہی وہ مرحلہ ہوگا جس کو عرف عام میں ہم قیامت کہتے ہیں اور علم طبیعیات کی اصطلاح میں جسے Heat Death of the Universe کہا جاتا۔ آپ نے زندگی کے روزمرہ واقعات سے متعلق بہت دلچسپ مثالیں دے کر نہایت عام فہم انداز میں واضح کیا کہ انٹروپی کا مسئلہ کیا ہے اور اس سے کائنات ارضی کے موجودہ نظام اور اس کے خواص کو سمجھنے میں کیا مدد ملتی ہے۔ اس دلچسپ لیکچر کے بعد خاصی دیر سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا جو کچھ کم دلچسپ نہ تھا۔

سائنس سوسائٹی کے اس اجلاس میں صدارت کے فرائض بشیر احمد اختر متعلم سیکنڈ ایئر وائس پریذیڈنٹ سائنس سوسائٹی نے ادا کئے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو رشید احمد جاوید نے کی۔

٭ صدر ناصر کی تجویز کے مطابق عرب ممالک ایک وفاق قائم کریں گے۔ ہر ملک کا اپنا وزیراعظم اپنی حکومت اور اپنی پارلیمان ہوگی اور صدر ناصر اس نئی عرب یونین کے صدر ہوں گے۔

"انشائیہ" انکشاف ذات کا دوسرا نام ہے

بزمِ اردو تعلیم الاسلام کالج میں ملک کے نامور انشائیہ نگار ڈاکٹر وزیر آغا کی تقریر

ربوہ ۲۱ رمئی۔ پرسوں ساڑھے پانچ بجے شام بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے ایک خصوصی اجلاس میں ملک کے نامور انشائیہ نگار جناب ڈاکٹر وزیر آغا ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی نے "انشائیہ نگاری کے فن" کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کو واضح کیا کہ طنزیہ و مزاحیہ مضامین میں اور انشائیہ Light - Essay میں بنیادی فرق یہ ہے کہ طنزیہ و مزاحیہ مضامین میں لکھنے والے کی ذات کم اور عمومیت زیادہ ہوتی ہے لیکن انشائیہ محض انکشاف ذات کا دوسرا نام ہے۔ طنز نگار اپنے وار کو بھرپور بنانے کے لئے اسے عمومیت دے دیتا ہے لیکن انشائیہ نگار ہر چیز کو اپنی ذات کے آئینہ میں دیکھتا ہے۔ اور ایک مخصوص نقطۂ نظر سے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے اگر ہم اس بنیادی فرق کو ذہن میں رکھیں تو ہمارے ہاں انشائیہ نویسی بڑی جلدی ترقی کر سکتی ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے مختصر سی وضاحتی تقریر کے بعد اپنے دو انشائیے "دیوار" اور "پنجرہ" پیش کئے۔ حاضرین کے لئے اگرچہ یہ صنف ادب نئی تھی لیکن انہوں نے ان انشائیوں کو بہت پسند کیا۔

اس مجلس کی دوسری نشست میں مکرم ڈاکٹر وزیر آغا صاحب، مکرم روشن دین صاحب تنویر، مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب، مکرم پرویز پروازی صاحب، مکرم عصمت اللہ صاحب (علیگ) مکرم شکیب جلالی صاحب اور مکرم نعیم قدسی صاحب نے اپنا اپنا کلام پیش کیا۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم پروفیسر ریاض مرزا صاحب استاد ادبیات اردو گورنمنٹ کالج سرگودہا نے فرمائی۔ (نامہ نگار)

درخواستِ دعا

میرے بڑے بیٹے عزیز عطاء الرحمن طاہر کراچی کی اکلوتی بچی عزیزہ طیبہ بشریٰ آج کل سخت بیمار ہے احباب عزیزہ کی شفاء کامل کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

گمشدہ چابیاں

شیخ عبدالکریم صاحب تاکی حافظ آباد مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۶۲ء کو دریائے چناب پر سیر کے لئے گئے تھے۔ دونوں پلوں کے درمیان جو جگہ نخلستان کہلاتی ہے۔ وہاں ان کا چھ سات چابیوں کا گچھا گم ہو گیا۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو شیخ عبدالکریم صاحب کوہ نور فیشن پرائس شاپ غلہ منڈی حافظ آباد کے پتہ پر انہیں اطلاع کر دیں یا خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

(عزیز احمد نائب ناظر بیت المال ربوہ)

بخار؟

کھانسی۔ زکام۔ بخار۔ سردرد دنیز ہر قسم اور شدید امراض کو چار خوراکوں میں آرام
قیمت فی پیکٹ چار پڑیاں ۲/- فی اونس ۲/۵۰
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

اہلِ اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲